السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی فوت ہوا، اس کی بیوی، دو بیٹیاں، حقیقی بہن اور ایک چچا زندہ ہے، مرحوم کا ترکہ کیسے تقسیم ہوگا، آیا چچا کو کچھ ملے گا یا نہیں؟ کتاب و سنت کے حوالے سے راہنمائی فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسؤلہ میں بیوی کا کل ترکہ سے آٹھواں حصہ ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ [1]

''اور اگر تمہاری اولاد ہو تو پھر انہیں (بیویوں کو) تمہارے ترکہ کا آٹھواں حصہ ملے گا۔''

دو حقیقی بیٹیوں کو ۲/۳ ملے گا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۱ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۱ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۱ [2]

''اللہ تعالیٰ تمہیں، تمہاری اولاد کے بارے میں حکم کرتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے اور اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں اور (دو یا دو سے زیادہ ہوں تو انہیں ترکہ سے دو تہائی ملے گا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: مقررہ حصے حقداروں کو دو اور جو باقی بچے وہ میت کے قریبی مذکر رشتہ دار کے لیے ہے۔ ''مقررہ حصہ دینے کے بعد جو باقی بچے وہ چچا کے لیے ہے، [3]

مذکورہ صورت میں چچا میت کا قریبی مذکر رشتہ دار ہے لہٰذا باقی ترکہ اس کو مل جائے گا۔ سہولت کے پیش نظر کل ترکہ کے چوبیس حصے کرلیجائیں، ان میں سے تین حصے بیوہ کو، سولہ حصے دو بیٹیوں کو اور باقی پانچ حصے چچا کو دے دیئے جائیں۔

نوٹ: اگرچہ حقیقی بہن دو بیٹیوں کی موجودگی میں عصبہ مع الغیر ہے لیکن ان کے مقابلے میں چچا عصبہ بنفسہٖ موجود ہے لہٰذا چچا کی موجودگی میں بہن محروم ہوگی کیونکہ وہ ذاتی طور پر عصبہ ہے اور بہن بیٹیوں کی وجہ سے عصبہ بنی ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] النساء: ۱۲۔ ۴/

[2] النساء: ۱۱۔ ۴/

[3] صحیح بخاری، الفرائض: ۶۷۳۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:312

محدث فتویٰ